© rasailojaraid.com

انہوں نے سفر کا آغاز کیا تھا کتنی تاریک تھی اور ایمان و یقین محکم کی وہ قندیل جو انہوں نے بلند کی تھی کس قدر تابناک تھی۔ اگر ان کے راستے میں آلام و مصائب کے پہاڑ کھڑے تھے تو انہوں نے کس قدر جرأت و پامردی کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا تھا۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی زندگی کا مقصد کروڑوں انسانوں کو آزادی کی تڑپ عطا کرنا تھا۔ اگر ہم آزادی کے ایک نڈر مبلغ کی حیثیت سے ان کے حالات پر غور کریں تو ہمیں اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ وہ ایک عظیم انسان تھے۔ ہمیں ان کے طریق کار سے اختلاف ہو سکتا ہے لیکن کوئی بھی ان کی عظمت سے انکار نہیں کر سکتا۔ آنے والی نسلیں جب برصغیر پاک و ہند کی آزادی کی تاریخ کے بکھرے ہوئے اوراق اکٹھا کریں گی تو اس وقت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو فراموش نہیں کر سکیں گی۔ جنہوں نے اپنی زندگی کے بہترین سال قید و بند کی صعوبتوں میں گزارے تھے۔ ہم پورے صدق و خلوص کے ساتھ یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہمیں اس سعادت مند قوم کا جذبہ عطا کرے جو کسی بھی حالت میں اپنے محسنوں کو فراموش نہیں کرتی۔

روزنامہ ''آفاق'' لائلپور / تعزیتی شذرہ

ایک ''روایت'' کا انجام!

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی وفات ایک راویت کے انجام کا اعلان ہے۔ وہ اُس روایت کی پیداوار تھے جس میں لفظ گرمی آواز کے ساتھ آدمی اور آدمی کے درمیان رشتہ گردانا جاتا تھا۔ انسانی رشتہ کے اس تصور نے خطابت کو جنم دیا۔ جسے مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری، ہندی مسلمانوں کے ایک بھرے پرے دور میں پیدا ہوئے۔ اس دور میں قد آور رہنماؤں کے ہوتے ہوئے انہوں نے اس طرح ایک منفرد مقام پیدا کیا کہ مسلمانوں کی مذہبی زندگی کو سیاسی زندگی سے مربوط کرنے کی کوشش کی اور خطابت کو طریق اظہار کے طور پر اپنایا جو مسلمانوں کی مذہبی زندگی اور سیاسی زندگی دونوں میں ایک مقبول اور مؤثر طریق اظہار کا مرتبہ رکھتی تھی۔ خطابت ان کے ہاتھوں میں کم و بیش ایک تخلیقی ذریعہ اظہار بن گئی تھی۔ ان کی ذات کو ہماری خطابت کا آخری سنبھالا کہنا چاہیئے بلکہ ان کے سفر آخرت کے ساتھ ساتھ یہ روایت ہماری اجتماعی زندگی سے سفر کرتی نظر آتی ہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری ایک ایسے خطیب تھے جنہیں بیک وقت مذہبی عالم اور ایک سیاسی رہنما کی حیثیت حاصل تھی۔ ۱۹۲۰ء کو ۲۹ برس کی عمر میں وہ تحریک خلافت میں شامل ہوئے۔ مجلس احرار اسلام کے بانیوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ ۱۹۲۹ء میں اس جماعت کے صدر منتخب ہوئے۔ ان کے سیاسی نقطہ نظر سے

© rasailojaraid.com